السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ میرے والد کے ساتھ حج کے لیے گئیں اوران کے ساتھ تین اور آدمیوں کی جماعت بھی تھی اور ہر آدمی کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی تاکہ سب مل کر فریضہ حج ادا کر سکیں، چنانچہ ان سب نے فریضہ حج ادا کیا لیکن طواف وداع کے وقت حرم حاجیوں سے بھرا ہوا تھا، لہذا میری والدہ کے ہمراہ عورتیں حرم میں داخل نہ ہوسکیں اورانہوں نے اپنے شوہروں کو وکیل بنالیا لیکن میری والدہ نے نذرمانی کہ وہ خود طواف کرے گی اور پھر واقعی انہوں نے خود ہی طواف کیا۔ میرا سوال یہ ہے کہ حرم کے اندراس نذر کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز کیا طواف وداع میں وکالت جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طواف میں وکالت جائز نہں، خواہ طواف زیارت ہویا وداع، لہذا جو شخص طواف ترک کردے، اس کا حج مکمل نہیں، ہاں البتہ طواف وداع ترک کرنے کا کفارہ یہ ہے کہ مکہ میں ایک جانور ذبح کر کے حرم کے مسکینوں کو کھلا دیا جائے، طواف وداع حائضہ ونفساء سے ساقط ہوجاتا ہے جبکہ انہوں نے طواف زیارت کیا ہو، اس نذر کی کوئی اہمیت نہیں کیونکہ طواف واجب کےلیے نذر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اسے تو خود شریعت نے واجب قرار دے رکھا ہے، ہاں البتہ اگر کوئی شخص ایسے طواف کی نذرمانتا ہے جو واجب نہیں ہے تو پھر اس نذر کو پورا کرنا لازم ہے کیونکہ وہ بھی نذر ماننے کی وجہ سے واجب ہوگا، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ٢٩ ... سورة الحج

"پھر چاہیے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور نزریں پوری کریں اور خانہ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی